کتاب السردو الفرد فی صحائف الاخبار

لابی الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی

ترتیب و تعلیق مع انگریزی ترجمہ: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

* پروفیسر عبدالرحمٰن مؤمن

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات، سیرت و سوانح اور حالات و معاملات سے متعلق جو مواد مسلمانوں کے یہاں پایا جاتا ہے وہ نہ صرف کیفیت و کمیت کے لحاظ سے حیرت انگیز ہے بلکہ اس کی مثال دُنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ اس مواد میں کتب حدیث کی ضخیم مجلدات، اسماء الرجال کا عظیم الشان ذخیرہ اور سیرتِ نبویؐ پر لاتعداد کتابیں شامل ہیں۔ علامہ محمد یوسف شامی کی کتاب ''سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد'' جس کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں، اور شاید ۱۵ سے زائد جلدیں ہنوز تشنہ طباعت ہیں (۱) دُنیا میں اپنی نوعیت کی منفرد اور ضخیم ترین کتاب ہے۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ لغو بات کہی جاتی ہے کہ بخاری و مسلم جیسی حدیث کی کتابیں آنحضور ﷺ کے وصال کے دوسو برس بعد لکھی گئیں لہذا ان پر کلیتاً اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ گمان علم حدیث کی تاریخ سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وصال سے قبل ہی اسلام جزیرۂ عرب میں پھیل چکا تھا اور تقریباً پانچ لاکھ افراد مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کرام موجود تھے۔ صحابہ کرام کو آنحضور ﷺ سے جو عقیدت و ارادت تھی اور آپ ﷺ کے ارشادات و تعلیمات کے تحفظ اور ترسیل و ابلاغ کے ساتھ جو اعتناء انہوں نے اور ان کے بعد آنے والی نسلوں نے کیا اس کی نظیر انسانی تاریخ میں ناپید ہے۔ تواتر اور اسناد کے التزام کے ساتھ حدیث کا جو مہتم بالشان ذخیرہ ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوا اس میں نہ صرف یادداشت بلکہ تحریر کو بھی دخل تھا۔ چنانچہ عہدِ نبوی ﷺ ہی میں سینکڑوں وثائق و فرامین ضبط تحریر میں لائے گئے تھے۔ ان وثائق و فرامین کو جن میں ۳۰۰ سے زائد خطوط بھی شامل ہیں، فاضل محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے اپنی کتاب:

---

* پروفیسر صدر شعبہ عمرانیات، بمبئی یونیورسٹی بمبئی، انڈیا۔

''الوثائق السياسية فی العهد النبوی والخلافة الراشدہ ''میں بڑے سلیقہ سے جمع کردیا ہے۔(۲)

آنحضور ﷺ نے اپنے زمانہ کے حکمرانوں کو جو تبلیغی خطوط لکھے تھے ان میں سے پانچ اپنی اصل شکل میں آج بھی محفوظ ہیں۔(۳)

یہ خطوط ہرقل روم، مقوقس، منذر بن ساویٰ، نجاشی اور کسریٰ کے نام لکھے گئے تھے۔ ان خطوط کے متون میں جو حدیث و سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں اور اصل خطوط میں کوئی تفاوت نہیں پایا جاتا۔ یہ کتب حدیث کے معتبر ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔

متعدد صحابہ کرام نے حدیث کو ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام کیا تھا۔ ان میں کبارِ صحابہ مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ اور حضرت سعد بن عبادہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام شامل ہیں۔ بالفاظ دیگر علم حدیث کی تدوین صحابہ کرامؓ کے زمانہ ہی میں شروع ہو چکی تھی۔ حدیث کا ایک قدیم ترین مجموعہ صحیفہ ہمام بن منبہ ہے۔ ہمام بن منبہ (متوفی ۱۰۱ھ) حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد تھے۔ صحیفہ ہمام بن منبہ کی تمام مرویات صحاح ستہ میں موجود ہیں نیز اس کا پورا متن مسند احمد بن حنبل میں موجود ہے۔ صحیفہ ہمام بن منبہ کے قلمی نسخے دمشق، قاہرہ اور برلن میں پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے ان تمام مخطوطوں کا مقابلہ کر کے تعلیق و تقدیم کے ساتھ اسے دمشق سے شائع کرایا۔(۴)

حدیث کی دیگر قدیم کتابوں میں جو اب زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، مسند حمیدی، سنن سعید بن منصور، مصنف عبدالرزاق اور امام عبداللہ بن مبارک کی کتاب ''الزہد والرقایق'' شامل ہیں۔

۱۹۸۴ء میں پاکستان ہجرہ کونسل نے اسلامی نظریہ حیات، تہذیب اور معاشرت پر سو (۱۰۰) اہم ترین کتابیں از سر نو شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ کتابیں بارہ خانوں میں تقسیم کی گئیں۔

- مذہب واخلاقیات
- تعلیم
- فلسفہ
- سیاسیات

❍	قانون	❍	تاریخ
❍	تہذیب ومعاشرت	❍	فلکیات
❍	علوم طبیعیہ	❍	ریاضیات
❍	طب ومعالجہ	❍	اطلاقی علوم اورٹیکنالوجی

ابوالخیراحمد بن اسمٰعیل القزوینی کی کتاب ''السرد و الفرد فی صحائف الاخبار و نسخها المنقولة عن سید المرسلین'' اسی منصوبہ کے تحت اسلام آباد سے ۱۴۱۱ھ میں شائع کی گئی۔ اس کتاب کا خطی نسخہ وزیر شہید علی پاشا کے ذخیرہ کتب واقع سلیمانیہ لائبریری استانبول میں موجود ہے۔ مخطوطہ کی تاریخ ۷/صفر ۵۹۹ ہجری ہے۔ اس کتاب میں ۴۳۶ روایات پر مشتمل گیارہ صحائف ہیں جو دراصل عہدِ صحابہؓ کے قدیم ترین مجموعہ ہائے حدیث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کتاب کی تمام مرویات میں اسناد کا التزام کیا گیا ہے۔ ان میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی تین صحائف ہیں۔ ایک ان کے شاگرد ہمام بن منبہ کا مرتب کردہ ہے، دوسرا کلثوم بن محمد کا اور تیسرا عبدالرزاق کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت کردہ حدیثوں کے دو صحیفے ہیں۔ ایک ان کے شاگرد حمید الطّویل کا ترتیب کردہ ہے اور دوسرا خراش کا۔ حضرت علیؓ کی مرویات کے دو صحیفے ہیں۔ ایک ان کے اہل خانہ کی زبانی اور دوسرا اشج کا روایت کردہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مرویات کے دو صحیفے ہیں۔ ان میں ایک عبدالرزاق کا روایت کردہ ہے اور دوسرا جویریہ بن اسماء کا، ایک صحیفہ جعفر بن نسطور رومی کا ہے جو صحابہؓ میں سے ہیں؟ ایک صحیفہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام کی مرویات پر مشتمل ہے۔

بدقسمتی سے کتاب السرد والفرد کے جامع ومرتب ابوالخیر احمد بن اسمٰعیل القزوینی کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ ان کے بیٹے ابوبکر محمد بن احمد قزوینی نے ان کی کتابوں کو روایت کیا ہے۔ کتاب ''السرد والفرد'' کے گیارہ صحائف کی مرویات اس طرح ہیں:

❍ صحیفہ ہمام بن منبہ	۱۱۸	❍ صحیفہ کلثوم	٦٦

○ صحیفہ عبدالرزاق	۴۷	○ صحیفہ حمید الطّویل	۱۰
○ صحیفہ اہل البیت	۱۹	○ صحیفہ خضر والیاس	۲۱
○ صحیفہ اشج	۲۰	○ صحیفہ جعفر بن نسطو ررومی	۱۱
○ صحیفہ خراش	۱۴	○ صحیفہ عبدالرزاق	۲۷
○ صحیفہ جویریہ	۸۳	○ کل مرویات	۴۳۶

ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب نے ،جن کے سر اس مخطوطہ کی دریافت کا سہرا ہے، تمام مرویات کی تخریج کی ہے اور صحاح ستہ نیز مسند احمد بن حنبل میں پائی جانے والی مرویات کی نشاندہی کی ہے۔ ہر صحیفہ کے آخر میں اہم رواۃ کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے معلومات فراہم کی ہیں ان میں ایک راوی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن زیاد السندی ہیں جو چوتھی صدی ہجری کے مُحدّث ہیں۔ ان گیارہ صحائف میں سب سے اہم صحیفہ ہمام بن منبہ ہے جس کو حدیث کی قدیم ترین کتابوں میں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ صحیفہ علیؑ کی بیس مرویات میں سے جو ان کے اہل بیت سے نقل کی گئی ہیں، صرف دو روایتیں صحاح ستہ میں ملتی ہیں، ان میں سے ایک صحیح بخاری میں ہے:

> سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: ''من احسن الی احد من اھل بیتی بعدی شفعت له یوم القیامة ویکون فی الجنة معی ''
>
> ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو میرے بعد میرے کسی اہل بیت سے اچھا برتاؤ کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن شفاعت کروں گا اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔''

دوسری روایت ابن ماجہ میں ہے:

> سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: أن الدین قبل الوصیة وانتم تقرؤون من بعد وصیة یوصیٰ بھا اودین ۔ (النساء۴:۱۲)

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرض کی ادائیگی، وصیت سے پہلے ہے، تم لوگ (یہ آیت) تلاوت کرتے ہو ، من بعد وصية يوصىٰ بها او دين

اسلامی روایات میں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی شخصیت کچھ پراسراری ہے۔ ان کے بارے میں عام طور سے یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ ''کتاب السرد والفرد'' کے صحیفہ خضر والیاس میں ہے کہ راوی ایک غار میں داخل ہوئے اور راستہ بھول گئے۔ اتنے میں اچانک ان کو حضرت خضر علیہ السلام نظر آئے۔ ان کے ساتھ حضرت الیاسؑ بھی تھے۔ راوی نے ان سے پوچھا: هل رأيتما محمداً ﷺ ''کیا تم نے آنحضور ﷺ کو دیکھا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہاں''۔ راوی نے ان سے درخواست کی کہ آپ مجھ سے آنحضور ﷺ کی چند حدیثیں روایت کریں تا کہ میں آپ کی سند سے ان کو روایت کروں اس صحیفہ میں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ سے روایت کردہ ۲۱ مرویات ہیں۔ ان میں سے صرف ایک روایت صحاح ستہ میں اور ایک مسند احمد بن حنبل میں ہے۔

صحیفہ خضرؑ والیاسؑ میں مروی روایت نمبر ۷:

سمعنا رسول الله ﷺ يقول: لو ان العباد لم يذ نبوا لخلق الله تعالىٰ خلقاً يذنبون ثم يغفر لهم انه هو الغفور الرحيم (مسلم اور ترمذی میں ہے)

روایت نمبر ۸:

سمعنا رسول الله ﷺ يقول: ''ما على الارض رجل يقول لا اله الا الله والله اكبر وسبحان الله والحمد لله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم الا غفرت ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر (مسند احمد بن حنبل میں ہے)

صحیفہ جعفر بن نسطور رومی میں ۱۲ مرویات ہیں، ان میں سے کوئی روایت صحاح ستہ میں نہیں پائی جاتی۔ اس صحیفہ میں جعفر بن نسطور رومی کو صحابی بتایا گیا ہے لیکن اس بارے میں تاریخ اور اسماء الرجال کی کتابوں میں کوئی معلومات نہیں ملتی۔ شیخ ابوالفضل محمد بن علی الخراسانی المہتدی کی ملکیت میں صحیفہ جعفر بن نسطور رومی کا جو نسخہ تھا اس کے اخیر میں یہ لکھا ہوا تھا:

''ابوالحسن علی بن الحسین سے اس نسخہ کی صداقت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان کے استاد ابوداؤد نے اپنے استاد ابوالقاسم منصور کی زبانی یہ سنا کہ جعفر بن نسطور غزوہ تبوک میں آنحضورﷺ کے ہمراہ تھے اتفاق سے آنحضورﷺ کا کوڑا نیچے گر پڑا جعفر بن نسطور نے کوڑا اٹھا کر آپﷺ کو دیا آنحضورﷺ نے ان کے لیے درازیٔ عمر کی دُعا فرمائی چنانچہ جعفر بن نسطور کی عمر ۲۸۰ برس کی ہوئی اور انہوں نے بصرہ میں وفات پائی۔''

یہ روایت رتن ہندی والی راویت سے ملتی جلتی ہے جس کے بارے میں محدّثین اور اصحابِ جرح وتعدیل لکھتے ہیں کہ یہ باطل ہے۔(۵)

صحیفہ جعفر بن نسطور میں یہ روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ من یاکل ما یسقط من القصعة او الخوان رفع عنه الجنون والمرض والحمق وعن اولاده تغیر اللون والحمی والجنون۔ (روایت نمبر۴)

''جس نے رکابی یا خوان سے گرا ہوا دانہ اٹھا کر کھالیا وہ جنون اور بیماری اور حماقت سے محفوظ رہے گا اور اس کی اولاد برص، بخار اور جنون سے محفوظ رہے گی۔''

یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے۔محدّثین عظام نے موضوع روایتوں کی جو صفتیں بتلائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں معنوی رکاکت پائی جاتی ہو نیز یہ کہ وہ عقل انسانی یا مشاہدہ کے خلاف ہو۔علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں:

'' ما احسن قول القائل اذا رأیت الحدیث یباین المعقول او یخالف المنقول اوینا قض الاصول فاعلم انه موضوع'' (٦)

''کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ جب کسی حدیث کو عقل ونقل کے خلاف دیکھو یا اصول کے خلاف پاؤ تو جان لو کہ وہ موضوع ہے۔''

''کتاب السر دوو الفرد'' کی اشاعت بلاشبہ ایک اہم علمی و دینی خدمت ہے جس کے لیے فاضل مرتب ومترجم اور پاکستان ہجرہ کونسل دونوں مبارکباد اور اہل علم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاهم الله خير الجزاء

(بشکریہ ''معارف'' اعظم گڑھ، جولائی ۱۹۹۴ء)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ یہ کتاب اب مکمل اشاعت پذیر ہے، اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پندرہ جلدوں میں ہیں آخری جلد میں پوری کتاب کا اشاریہ دیا گیا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ: الوثائق السیاسیہ، طبع بیروت (چھٹا ایڈیشن) نیز ڈاکٹر صاحب کی اردو کتاب ''رسول اکرم کی سیاسی زندگی''، کراچی ۱۹۸۴ء۔

۳۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی موضوع پر فرانسیسی زبان میں:

"Six Originaux Des Letters DiplomaTiques Du Prophete De L'Islam"

کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، طبع پیرس ۱۹۸۶ء۔

۴۔ صحیفہ ہمام بن منبہ (مع اردو ترجمہ، طبع حیدر آباد، مع انگریزی ترجمہ، دسواں ایڈیشن، طبع حیدر آباد)۔

۵۔ ذہبی، میزان الاعتدال، جلد ا، ص ۱۰۹، ابن حجر: لسان المیز ان، ج ۲، ص ۴۵۰۔

۶۔ سیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی، ص ۱۰۰۔